چند ہدایات اور نصیحتیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.Sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

چند

ھدایات اور نصیحتیں

www.Sukkurvi.com

چند

ہدایات اور نصیحتیں

اس میں دورۂ حدیث اور موقوف علیہ کے طلباء اور طالبات کے لئے چند ہدایات اور نصیحتیں لکھی گئی ہیں، جن پر عمل کرنے سے علم وعمل کی راہیں کھلتی ہیں۔

از

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

حقوق طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : shahidflour68@gmail.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960

فون : 021- 35032020 ، 021- 35123161

ای میل : imaarif@live.com

www.Sukkurvi.com

فہرستِ عنوانات

	عنوانات	صفحہ نمبر
✿	عرضِ مرتب........................	۹
✿	**آغازِ کتاب میں طلباء کو چند ہدایات**	۱۱
✿	اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھنا........................	۱۱
✿	بخشش معمولات پر ہوگی معلومات پر نہیں........................	۱۲
✿	معمولاتِ طالبِ علم........................	۱۳
✿	(۱)...نماز با جماعت کا اہتمام کرنا........................	۱۴
✿	جہنم کا افتتاح........................	۱۵
✿	(۲)...تلاوت کا معمول بنانا........................	۱۶
✿	(۳)...تسبیحات کا معمول........................	۱۶
✿	(۴)...سنتوں پر عمل کرنا........................	۱۷
✿	تین اعمال کی اہمیت........................	۱۸
✿	(۵)...گناہوں سے بچنا........................	۱۹
✿	(۶)...علمِ حدیث کا ادب........................	۲۰
✿	(۷)...اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنا........................	۲۱

www.Sukkurvi.com

- اصل خانقاہ کسے کہتے ہیں؟ ۲۱

درسِ حدیث کے ختم پر چند نصیحتیں ۲۳

- (۱)...اخلاص اختیار کرنا ۲۳
- (۲)...با جماعت نماز کا اہتمام ۲۴
- (۳)...قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا ۲۵
- (۴)...صبح وشام کی تسبیحات کا اہتمام اور ان کی نیت ۲۶
- (۵)...جمعہ کے معمولات ادا کرنا ۲۹
- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معمول ۳۰
- ہماری عام کوتاہی ۳۲
- (۶)...اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا ۳۳
- (۷)...کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرنا ۳۴
- بزرگوں کے مواعظ کا مطالعہ ۳۶
- بزرگوں کے ملفوظات کا مطالعہ ۳۷
- بزرگوں کی حکایات وواقعات کا مطالعہ ۳۸
- اکابر کی سوانح حیات کا مطالعہ ۳۹
- تبلیغی جماعت بھی اصلاح کا ذریعہ ہے ۴۰
- (۸)...مسائل نہ بتانا ۴۱
- (۹)...کسی ایک فن میں تخصص کرنا ۴۳

www.Sukkurvi.com

(۱۰)...ہمیشہ حلال کمانا ۴۳

دین پر قائم رہیں ۴۴

(۱۱)...دنیا کی محبت نہ رکھنا ۴۵

(۱۲)...مرکز سے جڑے رہنا ۴۶

www.Sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.Sukkurvi.com

عرضِ مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفٰی و سلامٌ علی عبادہٖ الَّذِینَ اصطفیٰ

أما بعد!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلم شریف جلدِ ثانی اور مشکوٰۃ المصابیح کا عرصہ سے درس دینے کی توفیق ملی ہوئی ہے، اور حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ کی ھدایت کے مطابق، سبق کے آغاز اور ختم پر اپنی اور اپنے عزیز طلباء کی اصلاح وتربیت کی غرض سے کچھ ھدایات اور عمل پر ابھارنے والی چند نصیحتیں کرنے کا معمول ہے، اور ان کا فائدہ بھی محسوس ہوتا ہے۔

چند سالوں سے بعض طلباء اور احباب ان کو ٹیپ بھی کرتے ہیں گزشتہ سال محب صادق بھائی محمد سلیم صاحب پانی والوں نے ان کو کمپوز کروا کر طبع کرانے کا اہتمام کیا تاکہ طلباء اس کتابچہ کو ساتھ لیجائیں، اس مرتبہ انھوں نے اس میں سبق کے آغاز کی ھدایات بھی شامل کرنے کی فرمائش کی جو بندہ نے اس لئے قبول کی کہ اچھا ہے یہ سب یکجا ہو جائیں اور شاید میرے اور میرے عزیز طلباء کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو جائیں، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور عزیز طلباء اور طالبات کو بھی ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہم سبکو علمِ نافع، عملِ صالح اور رزقِ

www.Sukkur.com

واسع عطا فرمائیں۔ آمین، اور بھائی سلیم صاحب کی اس خدمت کو قبول فرمائیں اور نافع بنائیں آمین۔ بحرمة سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰ شوال ۱۴۳۸ھ

www.Sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ ربّ العٰلمین، والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہٖ
الأمین، محمّد وّاٰلہٖ و أصحابہٖ أجمعین. أمّا بعد!

آغازِ کتاب میں طلباء کو چند ھدایات

کتاب کے شروع میں جن باتوں کو بیان کرنے کا معمول ہے، آج اِن شاء اللہ تعالیٰ وہ بیان کی جائیں گی، آپ حضرات پوری توجہ اور دھیان سے ان باتوں کو عمل کرنے کی نیت سے سنیں، اور عمل کرنے کے لئے عزمِ مصمّم کرلیں، ان باتوں میں سے اکثر آپ کو معلوم ہیں، اور عموماً اساتذۂ کرام بھی ہر کتاب کے شروع میں بیان کرتے ہیں، اور وہ ہمارے اکابر کے معمولات میں سے بھی ہیں، اس لئے ان کا بیان کرنا مفید ہے، اور قاعدہ ہے کہ "اذا تکرّر الکلام، تقرّرفی القلب" یعنی جب کوئی بات بار بار کہی جاتی ہے، وہ دل میں اُتر جاتی ہے، اور دل میں اتارنا ہی اصل مقصود ہے، کیونکہ جب وہ باتیں دل میں اُتر جائیں گی، تو اِن شاء اللہ تعالیٰ عمل میں بھی آجائیں گی۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھنا

پہلی بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کو یہ نیت کرنی چاہئے کہ ہم جو علمِ حدیث حاصل کررہے ہیں، اور احادیثِ طیبہ پڑھ رہے ہیں، اس کا اصل مقصد محض اور محض اللہ جلّ شانہ کو راضی کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ ہم دو باتوں کا اہتمام کریں گے۔

www.sukkurvi.com

(۱) ... اس علم کے حاصل کرنے میں پوری محنت کریں گے، اور اس میں حتی الامکان کوتاہی نہ کریں گے۔

(۲) ... جو کچھ بھی پڑھیں گے، پڑھنے کے ساتھ اس پر عمل بھی کریں گے۔

اس دوسری بات کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی، بعض طلباء اعدادیہ میں داخل ہوتے ہیں، اور پڑھتے پڑھتے دورۂ حدیث تک پہنچتے ہیں، لیکن عمل کی طرف توجہ نہیں ہوتی، عمل نہ کرنے کی وجہ سے اکثر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا صرف علم حاصل کرنے پر موقوف نہیں ہے، بلکہ علم کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوگی۔

بخشش معمولات پر ہوگی معلومات پر نہیں

کسی بزرگ کا ملفوظ ہے، جو یاد رکھنے کا ہے کہ "قیامت کے دن معلومات پر بخشش نہیں ہوگی، معمولات پر بخشش ہوگی"[1] یعنی جس کو دین کی بہت سی باتیں معلوم ہیں، کتابیں اس کو ازبر ہیں، بے شمار احادیث اس کو زبانی یاد ہیں، تشریحات اسے ازبر ہیں، لیکن عمل کچھ نہیں ہے، تو محض اس جاننے پر اس کی بخشش نہیں ہوگی، بخشش کے لئے نیک اعمال کرنے ضروری ہیں،

سارا قرآن کریم اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ، سے بھرا ہوا ہے،

---

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مضمون کا ایک قول منقول ہے: "لیس العلم من کثرة الحديث ولكنّ العلم من الخشية"۔ (المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: ۸۴۵۶۔)

اور ایک جگہ بھی یہ نہیں ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلِمُوْا الصّٰلِحٰتِ، معلوم ہوا کہ محض جاننے پر بخشش نہیں ہوگی، بلکہ نیک عمل پر بخشش ہوگی اس لئے ایمان کے بعد اعمالِ صالح کی اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھنے کا مطلب صرف پڑھنا نہیں ہے، بلکہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ عمل کرنا بھی ہے، اور عمل میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(۱) ... ''اوامر'' کو بجالانا۔

(۲) ... ''نواھی'' سے اپنے آپ کو بچانا۔

یہاں بھی بعض لوگوں سے غلطی ہوجاتی ہے کہ وہ برائے نام چند ''اوامر'' بجالاتے ہیں، اور باقی کو فراموش کردیتے ہیں، اور ''نواھی'' سے بچنے کا یعنی گناہوں اور نافرمانی سے بچنے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے، یاد رکھیں جب تک ''نواھی'' سے نہیں بچیں گے، اور ''اوامر'' کو ادا نہیں کریں گے، اس وقت تک صحیح عمل نہ ہوگا، اور جب عمل صحیح نہ ہوگا، تو اللہ تعالیٰ کی پوری رضا بھی حاصل نہیں ہوگی۔ اس لئے اوامر و نواھی دونوں کو اپنے اپنے موقعہ پر ادا کرتے رہنا ضروری ہے۔

معمولاتِ طالبِ علم

ایک طالبِ علم کو درج ذیل معمولات کا پابند ہونا چاہئے، اُن کی طرف بندہ ہمیشہ متوجہ کرتا رہتا ہے، آپ حضرات بھی ان معمولات کو اپنی زندگی کا

www.Sukkurvi.com

حصہ بنائیں۔

(۱) ... نماز باجماعت کا اہتمام کرنا

معمولات میں سے سب سے پہلے یہ معمول بنائیں کہ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام کریں، ویسے تو اس معمول کا تعلق مسلمان ہونے سے ہے، طالب علم ہونے سے نہیں ہے، اور طالب علموں میں بھی صرف دورۂ حدیث کے طالب علموں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد میں مع تکبیرِ اُولیٰ کے ادا کرنے کا اہتمام کرے۔

ہمارے اکابر بھی اسکی پابندی کرتے آئے ہیں، کچھ عرصہ پہلے آپ کے سامنے ہمارے اکابر میں سے ایک بزرگ حضرت نواب قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم میں تشریف لاتے تھے، حضرت کی عمر تقریباً اسّی (۸۰) سال تھی، لیکن پانچوں نمازیں باجماعت مع تکبیرِ اُولیٰ صفِ اوّل میں پڑھتے تھے، اور تقریباً پچاس سال سے حضرتؒ کا یہی معمول تھا، پھر ہم کیوں پیچھے رہ جائیں؟ طالب علم کی تو اور بھی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں اس کا اہتمام کرے، اس کے آداب وسُنن کا پورا پورا لحاظ کرے، مثلاً اس کا استنجاء سنّت کے مطابق ہو، وضو بھی سنت کے مطابق ہو، غسل کی بھی سنت کے مطابق ہو، نماز بھی سنت کے مطابق ہو، اگر ہم نماز باجماعت ادا کرنے کے عادی نہیں ہیں، تو پھر صحیح طالب علم کہلانے کے لائق نہیں اور بے عملی کے ساتھ اگر چہ "موقوف علیہ" اور

www.Sukkurvi.com

''دورۂ حدیث'' پورا ہو جائے گا، کتاب بھی پوری ہو جائے گی، سند بھی مل جائے گی، لیکن جسے علمِ نافع کہتے ہیں، وہ حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ علمِ نافع وہ علم کہلاتا ہے جس پر عمل ہو، چنانچہ بے عمل عالم عموماً ناکارہ اور ناکام اور نامراد رہتا ہے، چاہے کسی مدرسے میں مدرس ہی کیوں نہ بن جائے ، اور چاہے قاضی اور مفتی ہی کیوں نہ بن جائے، کیونکہ وہ بے عمل ہے، بے عملی کی نحوست اس پر چھائی رہتی ہے۔ اور اگر کوئی طالبِ علم یا طالبہ نام ونمود اور لوگوں میں شہرت اور ناموری کی نیت سے عالم اور عالمہ بنے تاکہ خاندان اور برادری میں یا محلّہ میں وہ عالم اور عالمہ کہلائے تو اس کے بارے میں بڑی سخت وعید ہے چنانچہ

جہنم کا افتتاح

مسلم شریف کی مشہور حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے چار آدمی پیش ہوں گے:

(۱) ... مجاہد (۲) ... عالم (۳) ... قاری (۴) ... سخی۔

ہر ایک سے پوچھ گچھ ہوگی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ ہم زندگی بھر جہاد کرتے رہے، پڑھتے رہے، پڑھاتے رہے، اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہے، اور مال ودولت لوگوں کی ضروریات میں خرچ کرتے رہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ تم نے یہ ہمارے لئے نہیں کیا تھا، بلکہ دکھاوے اور ریاکاری کے لئے کیا تھا اور دنیا میں تمہاری تعریف کر دی گئی، پھر ان چاروں کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالدیا جائے گا، اس طرح ان کے ذریعہ جہنم کا افتتاح

کیا جائے گا۔ (۱)

اس حدیث میں ہمارے لئے بڑے ڈرنے کا مقام ہے، یہ کوئی رسمی باتیں نہیں ہیں، جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں، یہ حقیقت ہے، اس کو سمجھیں، اس لئے پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت مع تکبیر اولیٰ کے ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس کی عادت ڈالیں، اور اخلاص کے ساتھ علمِ حدیث حاصل کریں۔

(۲) ... تلاوت کا معمول بنانا

دوسری بات یہ ہے کہ روزانہ تلاوت کرنے کا معمول بنائیں، چاہے تلاوت تھوڑی ہو، لیکن روزانہ ہو، اسی طرح روزانہ ایک منزل ''مناجاتِ مقبول'' کی پڑھنی چاہئے، اور ایک منزل ''ذریعۃُ الوصول'' کی پڑھنی چاہئے، یہ درود وسلام کی کتاب ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، سلفِ صالحینؒ اور اولیاءِ امّت سے درود وسلام کے جو صیغے منقول ہیں، وہ اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں، اس کے مؤلف سندھ کے مشہور عالم ''علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ'' ہیں، اور ''حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ'' نے ان کو یکجا کر کے سات منزلوں میں تقسیم کر دیا ہے، یہ منزلیں بھی ہمارے معمولات میں ہونی چاہئیں۔

تسبیحات کا معمول

روزانہ صبح وشام کی تسبیحات پابندی سے پڑھنی چاہئیں، یعنی:

---

(۱) صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار رقم الحدیث: ۳۵۲۷

www.Sukkurvi.com

(۱) ... اِستغفار[۱] کی ایک تسبیح

(۲) ... درود شریف[۲] کی ایک تسبیح

(۳) ... سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ[۳] کی ایک تسبیح

(۴) ... تیسرا کلمہ کی ایک تسبیح

یا ان سب کی کم از کم تینتیس (۳۳،۳۳) مرتبہ تسبیح پڑھ لینی چاہئے، اور چلتے پھرتے درود شریف کا ورد رکھیں، جتنا آپ درود شریف پڑھ سکیں، کم ہے، جتنا زیادہ درود شریف پڑھیں گے، اُتنا زیادہ احادیثِ طیبہ کی برکات اور انوارات حاصل ہوں گے اِن شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

(۳) ... سنتوں پر عمل کرنا

تیسری بات یہ ہے کہ ایک کتاب "عَلَیْکُم بِسُنَّتِی" ہے وہ اپنے پاس

---

(۱) ایک حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ کا سو مرتبہ استغفار کرنا منقول ہے۔(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبة والاستغفار باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، رقم الحديث: ۲۸۷۰.)

(۲) جامع الترمذی کی ایک حدیث مبارکہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن حضور ﷺ کا زیادہ قرب ملنا وارد ہوا ہے:

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم عليّ صلاةً" (ابواب الصلوة باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ رقم الحديث: ٤٤٦،

(۳) جامع الترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ جو" سبحان الله وبحمده "سو مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔" ابواب الدعوات باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير الخ۔ رقم الحديث:۳۳۸۸۔ اور صحیح البخاری میں ہے کہ دو کلمے یعنی "سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم" زبان پر ہلکے، میزانِ عمل میں بھاری اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب ہیں۔(صحيح البخاري كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: "ونضع الموازين الخ" رقم الحديث: ۷۰۰۸)

www.Sukkurvi.com

رکھیں، ''درجۂ موقوف علیہ'' میں اس کتاب کے بارے میں ساتھیوں کو اکثر ترغیب دیا کرتا ہوں، اور نفس کتاب کا صرف پاس ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ عمل میں ہونا ضروری ہے، جتنی کتابیں آپ حضرات کے پاس ہیں، اس سے کہیں زیادہ کتابیں لائبریری میں موجود ہیں، لیکن آخرت میں یہ نہیں ہوگا کہ محض لائبریری میں ان کتابوں کے ہونے کی وجہ سے لائبریری والوں کی بخشش ہو جائے، بلکہ ان کا عمل دیکھا جائے گا کہ عمل سنت کے مطابق تھا یا نہیں؟ کھانا پینا، سونا، جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، بیت الخلاء میں جانا، آنا، مسجد میں جانا، مسجد سے نکلنا، یہ سب سنت کے مطابق تھا یا نہیں؟ اس کتاب میں وضو، غسل اور نماز کا مسنون طریقہ لکھا ہوا ہے، اور روزمرہ کی عام سنتیں بھی درج ہیں، خلاصہ یہ کہ اس کتاب میں چوبیس گھنٹے کی سنتیں بیان کی گئی ہیں۔ اس لئے انہیں اور دیگر سنتوں پر عمل کرنے کی عادت ڈالیں۔

تین اعمال کی اہمیت

خلاصہ یہ کہ تین عمل اہم اور مفید ہیں:

(۱) ... سنتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنا۔

(۲) ... درود شریف بکثرت پڑھنا۔

(۳) ... گناہوں سے بچنا۔

جو شخص یہ تین کام کرے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ اس کو علمِ حقیقی حاصل ہو جائے گا، اور علمِ حقیقی کے بارے میں ایک بزرگ فرماتے ہیں ۔

علمِ مولیٰ ہو جسے ہے مولوی

جیسے حضرت مولوی معنوی

جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عشق ومحبت نصیب ہو، وہ حقیقی مولوی اور عالم ہے، اس کی مثال حضرت مولانا رومیؒ ہیں، اللہ پاک نے ان کو جو علم عطا فرمایا، ہمیں اس کی ہوا بھی نہیں لگی، اور یہ علمِ حقیقی عمل سے اور اللہ والوں کی صحبت سے آتا ہے، صرف پڑھنے سے نہیں آتا، لہٰذا صبح وشام کی تسبیحات پابندی سے پڑھیں، اور بلاناغہ پڑھیں، اور اس بات کا جائزہ لیں کہ کون کون سی سنتیں عمل میں آئی ہیں، اور کون کون سی عمل میں نہیں آئیں؟

گناہوں سے بچنا

چوتھی بات یہ ہے کہ ان سنتوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں، گناہ انسان کا ذہن بھی خراب کرتے ہیں، اور حافظہ بھی خراب کرتے ہیں [1]، انسان کی صحت بھی خراب کرتے ہیں، اور علمِ حقیقی سے بھی محروم کرتے ہیں، نیک بننے سے بھی روکتے ہیں، نیک لوگوں کے پاس جانے سے بھی روکتے ہیں، یعنی جتنی بھی نیک عمل کی راہیں ہیں، گناہوں کی کثرت ان سب میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ہے۔

یہ بات ہم نے بہت دفعہ سن رکھی کہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھنا

(۱) شعب الایمان میں ہے کہ حضرت وکیعؒ نے حافظہ کی کمی کی شکایت کرنے والے کو ارشاد فرمایا: "استعن علی الحفظ بقلة الذنوب" "یعنی گناہوں سے بچ کر حافظہ پر استعانت اور مدد حاصل کرو"۔ (کتاب طلب العلم فصل فی فضل العلم وشرف مقداره ـ رقم. ۱۶۰۳.)

www.Sukkurvi.com

چاہئے، لیکن عموماً اس پر عمل نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ گناہوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ نہیں ہے، گناہ بھی وہی ہو رہے ہیں، جو پہلے تھے، ''موقوف علیہ'' اور ''دورۂ حدیث'' میں آنے کے بعد اکثر ان میں اضافہ ہوجاتا ہے، کمی نہیں آتی، اِلّا ما شاء اللّٰہ، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پڑھنے میں الفاظ ہی الفاظ ہیں، حروف ہی حروف ہیں، نقوش ہی نقوش ہیں، لیکن حقیقی علم، جسے خوفِ خدا کہتے ہیں، لقولہٖ ''انما العلم الخشیۃ'' ہمیں یہ خوف وخشیت حاصل نہیں، اور بغیر عمل کے اگر علم پڑھیں گے، تو علمِ ظاہری آئے گا، حروف ونقوش کا علم آئے گا، اور وہ بھی ناتمام اور نامکمل آئے گا، جبکہ علمِ حقیقی یعنی خوفِ خدا، تقویٰ، خشیتِ الٰہی، جس کا ذکر اس آیت میں ہے ''اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا'' الآیۃ (سورۃ الفاطر، آیت: ۲۸) یہ عمل سے حاصل ہوتی ہے، اور عمل اہلِ عمل سے حاصل ہوتا ہے، جیسے علم، استاذ کی صحبت سے آتا ہے، اسی طرح عمل، اہلِ عمل کی صحبت سے آتا ہے، علمِ تقویٰ کتابوں سے آتا ہے، اور تقویٰ، اہلِ تقویٰ کی صحبت سے آتا ہے، یہ یاد رکھنے اور عمل کرنے کی بات ہے! اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں، آمین۔

علمِ حدیث کا ادب

چوتھی بات یہ ہے کہ ہم علمِ حدیث کا خاص طور پر ادب کریں، ویسے تو سارے ہی علوم کا ادب کرنا ضروری ہے، لیکن علمِ حدیث اشرف العلوم، اکرم العلوم، اعظم العلوم، علومِ عالیہ اور علومِ مقصودہ میں سے ہے، لہٰذا اس کا بہت ہی زیادہ ادب کرنا چاہئے، لہٰذا اس کے سیکھنے کے لئے آنے سے پہلے وضو کرنا

www.Sukkurvi.com

چاہیئے، کپڑے صاف ستھرے پہننے چاہئیں، شکل وصورت اور وضع قطع سنّت کے مطابق بنانی چاہیئے، اور بالکل اپنے آپ کو سنّت کے مطابق آراستہ کرکے درس گاہ میں آنا چاہیئے، قاعدے اور سلیقے سے درس گاہ میں بیٹھنا چاہیئے، اپنے شریک فی العلم ساتھیوں کا بھی ادب کرنا چاہیئے۔

اہلُ اللہ کی صحبت اختیار کرنا

پانچویں اور آخری ضروری بات یہ ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا کہ یہ علم صرف پڑھنے سے عمل میں نہیں آتا، بلکہ اس کے لئے الگ سے کسی باعمل کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے، اور یہ بالکل فطری اور بدیہی بات ہے کہ جیسے استاد کی خدمت میں جانے سے علم آتا ہے، ایسے ہی کسی اللہ والے کی صحبت وخدمت میں جانے سے عمل آتا ہے، پہلے زمانے میں بزرگوں کی خانقاہیں ہوتی تھیں، وہاں صرف عمل سیکھنے کے لئے لوگ جاتے تھے، بزرگوں کی صحبت وخدمت میں رہ کر ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اعمال انجام دیا کرتے تھے، اب وہ دور تقریباً ختم ہوگیا، لیکن بزرگانِ دین اب بھی موجود ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گے۔

اصل خانقاہ کسے کہتے ہیں؟

خانقاہ اصل میں کسی عمارت کا نام نہیں ہے بلکہ اصل خانقاہ اس کا نام ہے کہ کوئی اللہ والا عمل سکھانے والا ہو اور دوسرا اس سے عمل سیکھنے والا ہو اور مخلص ہو۔ اس کی تشریح کے لئے حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شعر

www.Sukkurvi.com

کافی ہے۔

اہلِ دل کے دل سے نکلے آہ آہ
بس! وہی اختر، ہے اصلی خانقاہ

یعنی کسی اللہ والے کی صحبت میں رہنے کا نام خانقاہ ہے، جیسے استاد اور شاگرد کا نام مدرسہ ہے، چاہے ظاہری عمارت ہو، یا نہ ہو، ایسے ہی خانقاہ کے لئے باقاعدہ عمارت ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، اور جیسے علم کے لئے استاد ہونا ضروری ہے، اسی طرح عمل کے لئے کسی باعمل کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے، لہٰذا آپ حضرات ابھی سے اس بات کا اہتمام کریں، خاص طور پر دارالعلوم کراچی میں جو اصلاحی مجلسیں ہوتی ہیں، ان میں عمل کی نیت سے بیٹھا کریں، اور کبھی کبھی صاحب مجلس سے مل بھی لیا کریں، اور دعا کروالیا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعمل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر ''دورۂ حدیث'' کے دوران باعمل بننے کی زیادہ فکر کریں، کیونکہ اول تو یہ عالم ہونے کا آخری سال ہے پھر معلوم نہیں کہاں جانا ہو؟ اور عمل سیکھنے کے لئے ایسا پیارا ماحول پھر ملے یا نہ ملے؟ اور نیز ''دورۂ حدیث'' کرنا اور باقاعدہ عالم بننا فرضِ کفایہ ہے، اور باعمل اور بااخلاق بننا فرضِ عین ہے، اب دیکھئے! ہم فرضِ عین کی طرف کتنی کم توجہ دے رہے ہیں؟ اور فرضِ کفایہ کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں؟ یہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص نمازِ جنازہ پڑھے، لیکن پنج وقتہ نمازیں نہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

www.Sukkurvi.com

درسِ حدیث کے ختم پر چند نصیحتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج مسلم شریف کا آخری اور مشکوۃ المصابیح جلدِ ثانی کا درس مکمل ہوا، اللہ پاک اس کو قبول فرمائیں اور ہم سب کے حق میں نافع اور مفید بنائیں، اس وقت چند باتیں ذہن میں ہیں وہ عرض کرتا ہوں، آپ ان کو پوری توجہ سے، عمل کرنے کی نیت سے سنیں، اُنہیں یاد رکھیں اور ساری زندگی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یہ نصیحتیں جس طرح ان کتب کے اختتام میں اہم اور مفید ہیں اسی طرح ان کتب کی ابتدا اور آغاز میں بھی نافع اور مفید ہیں، اسی لئے شروع میں ذکر کردہ ھدایات میں ان کا اجمالی ذکر ہے اور یہاں اس کی قدرے تفصیل ہے۔

(۱) ... اخلاص اختیار کرنا

پہلی بات یہ ہے کہ ساری زندگی دین کی جو بھی خدمت کریں یا دین کی جس پر بات پر عمل کریں اخلاص کے ساتھ کریں، کیونکہ ایمان کے بعد ایمان کی روح اخلاص ہے، ایمان کے جتنے تقاضے ہیں جو ہم نے حدیث کی کتابوں میں پڑھ لئے ہیں وہ اخلاص سے نافع اور مقبول ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وزنی ہوں گے جتنا زیادہ اخلاص ہوگا اتنا ہی اس عمل میں وزن زیادہ ہوگا اور جتنا وزن زیادہ ہوگا اتنا ہی آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ذریعۂ نجات ہوگا، اس لئے

www.Sukkurvi.com

اخلاص اختیار کریں، ریا کاری، دکھاوے اور شہرت سے مکمل اجتناب کریں۔

(۲) ... باجماعت نماز کا اہتمام

ہم میں سے ہر شخص روزانہ بلا ناغہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالے، بالخصوص فجر کی نماز، امتحانات میں بعض طلبہ رات بھر محنت کرتے ہیں اور فجر کی نماز قضا کر دیتے ہیں، تو فجر کی نماز امتحان کی وجہ سے قضا کرنا ناجائز ہے، ایسے ہی بغیر کسی شرعی عذر کے جماعت چھوڑنا ناجائز ہے، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، اور بغیر کسی شرعی عذر کے واجب کو چھوڑنا جائز نہیں، یاد رکھیں اگر آٹھ سال مدرسے میں گزارنے کے بعد بھی ہم نے باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالی تو پھر کب ڈالیں گے، اگر دورۂ حدیث میں آ کر بھی ہم فجر کی نماز قضا کرتے ہیں یا فجر کی جماعت چھوڑ دیتے ہیں تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے، ایسے پاکیزہ ماحول میں جہاں ہر طرف علم سیکھنے اور سکھانے کا ماحول ہے اور عمل کرنے کا بھی کافی حد تک ماحول ہے، اس ماحول میں بھی اگر ہم فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے پابند نہ بنے تو یہاں سے جانے کے بعد کیسے پابند ہوں گے، لہٰذا آپ جب تک دارالعلوم میں ہیں نماز باجماعت کی اتنی مشق کر لیں کہ یہاں سے جانے کے بعد بھی اس کے پابند رہیں، نماز باجماعت کا تعلق عالم، حافظ، مفتی اور قاضی بننے سے نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق مسلمان ہونے سے ہے، ہزاروں احادیث پڑھنے کے بعد بھی اگر ہم باجماعت نماز پڑھنے کے پابند نہ بنے تو پھر کب بنیں گے، اس لئے اس کا

خیال رکھیں۔

(۳) ... قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

روزانہ بلاناغہ قرآنِ کریم کی تلاوت کا معمول بنائیں، چاہے ایک پارہ ہو یا آدھا پارہ یا ایک پاؤ اور صبح وشام کی جو معروف سورتیں ہیں ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں جیسے سورۂ یٰسین صبح وشام، رات کو سورۂ سجدہ، سورۂ دخان، سورۂ ملک اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ وغیرہ، ہر نماز کے بعد آیت الکرسی اور چار قل پڑھ کر دم کرنا، فجر اور مغرب میں تین تین دفعہ پڑھ کر دم کرنا اور باقی نمازوں میں ایک ایک دفعہ پڑھنا۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنا، شب جمعہ میں سورۂ دخان پڑھنا اور فجر کی نماز کے بعد اپنے مرحومین کے لئے کم از کم بارہ (۱۲) دفعہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصالِ ثواب کا معمول بنانا، بہتر یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ کے لئے الگ پڑھیں اور عام لوگوں کے لئے الگ پڑھیں، روزانہ بلاناغہ ایک منزل مناجاتِ مقبول اور ایک منزل ذریعۃُ الوصول کی پڑھیں۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم گزرے ہیں اور سندھ کے شاہ ولی اللہ کہلاتے ہیں، ٹھٹھہ میں ان کا مزار ہے، یہ ان کی کتاب ہے، جس میں انہوں نے ایک سو پچاسی (۱۸۵) درود کے کلمات اور صیغے جمع فرمائے ہیں، یہ سات منزلوں میں منقسم ہیں، روزانہ اس کی ایک منزل آسانی سے پڑھی جاسکتی ہے،

یہ معمولات ساری زندگی کے لئے ہیں، کہیں بھی جائیں، لیکن ان کے پابند رہیں، تاکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہوتی رہے اور ہم سیدھے

www.Sukkurvi.com

راستے پر رہیں، دارالعلوم سے نکلنے کے بعد جب آپ دنیا میں قدم رکھیں گے تو فتنے، بے دینی، گمراہی اور بے حیائی کا سامنا ہوگا، اس ماحول کے پیشِ نظر یہ آپ کو چھوٹی سی عملی مشق بتائی جارہی ہے تاکہ خود کو مذکورہ ماحول کے برے اثرات سے بچاسکیں، باقی باتیں بھی اس میں معین ومددگار ہیں جو ابھی بیان کی جارہی ہیں، آپ ان کو زندگی بھر کا معمول بنانے کی نیت سے سنیں، سمجھیں اور آج ہی سے بلاتاخیر ان پر عمل کرنا شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین۔

(۴) ... صبح وشام کی تسبیحات کا اہتمام کرنا اور ان کی نیت

ہر مسلمان کو صبح وشام کی چند تسبیحات کی پابندی کرنی چاہئے، یہ تسبیحات آپ کے لئے خاص نہیں ہیں، بلکہ ہر مسلمان کے لئے ہیں، لیکن ہم بھی الحمد للہ مسلمان ہیں تو اس نسبت سے چار تسبیحات ایسی ہیں کہ کوئی شخص کسی شیخ سے مرید ہو یا نہ ہو، ان تسبیحات کو پڑھنا چاہئے اور ہر مسلمان مرد اور عورت کو اس کا پابند ہونا چاہئے۔

(الف) ... ان میں سے ایک استغفار کی تسبیح ہے، یہ تسبیح اس نیت سے پڑھیں کہ یا اللہ! جتنے بھی مجھ سے گناہ ہوئے ہیں، صغیرہ، کبیرہ، علانیہ، چھپ کر یا جان کر یا بھول کر، میں ان سب کی آپ سے معافی مانگتا ہوں، اسی طرح جتنی عبادتیں آپ نے مجھے کرنے کی توفیق دی ہے ان میں مجھ سے جتنی کوتاہیاں ہوئی ہیں، ان کی بھی میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور جتنی نعمتیں آج تک مجھے

www.Sukkurvi.com

عطا فرمائیں ہیں اور جو نعمتیں فی الحال مجھے حاصل ہیں یا آئندہ آپ مجھے عطا فرمائیں گے، میں ان کا حق ادا نہیں کرسکتا، میں ان کا حق ادا کرنے سے عاجز ہوں، میں اس کی بھی آپ سے معافی مانگتا ہوں، ان تین باتوں کی نیت کر کے استغفار کی تسبیح پڑھنی چاہیے اس سے زیادہ فائدہ اور زیادہ اثر ہوتا ہے۔

بہر حال! تمام گناہوں، عبادتوں، نیک اعمال میں کوتاہیوں اور جتنی اَن گنت اور بیشمار نعمتیں اللہ پاک نے بچپن سے اب تک ہمیں عطا فرمائی ہیں اور جو آئندہ عطا فرمائیں، میں ان کا بھی حق ادا کرنے سے قاصر ہوں، لہٰذا میں آپ سے معافی مانگتا ہوں، اس نیت سے استغفار کی تسبیح پڑھا کریں، اس نیت سے استغفار کرنے کا عجیب وغریب اثر ہوگا۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ

(ب) ... اس کے بعد درود شریف پڑھیں جس کی یہ نیت کی جاتی ہے کہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ادنیٰ امتی ہوں اور آپ ﷺ کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں ان میں ڈوبا ہوا ہوں، مجھ سے کسی طرح آپ ﷺ کا حق ادا نہیں ہو رہا، میں عاجز ہوں میں ایک ادنیٰ سا تحفہ درود و سلام کا اپنے آقا کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور اس نیت سے بھی درود پڑھیں کہ مجھے آپ ﷺ کی محبت نصیب ہو اور آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق ہو، مختصر درود "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ" ہے، درمیانی درجے کا درود: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ" اور سب سے زیادہ صحیح اور بہتر درود "درودِ ابراہیمی" ہے، بہر حال صبح وشام سو دفعہ درود شریف پڑھیں۔

(ب) ... اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور ''تیسرا کلمہ'' یہ دو الگ الگ تسبیح ہیں، ان کی بھی ایک نیت ہے، وہ یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک ادنیٰ بندہ ہوں اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات وانعامات ہیں جن کے میں قابل ولائق نہیں ہوں، میں ان کا شکر ادا کرنے اور آپ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کلمات پڑھتا ہوں اور ان کلمات کے جو فضائل ہیں میں ان سب کا محتاج ہوں ان کو حاصل کرنے کے لئے اور آپ کی رضا اور آپ کی محبت اپنے دل میں حاصل کرنے کے لئے میں یہ تسبیحات پڑھتا ہوں، یہ دونوں تسبیح صبح وشام سو سو دفعہ پڑھنا چاہیے، اور امتحان کے دوران تینتیس تینتیس (۳۳) مرتبہ تک پڑھنا چاہیے، اس کے بعد کہیں بھی جائیں ان کو سو سو دفعہ پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔

(ت) ... ہر نماز کے بعد اور سونے سے پہلے تسبیحِ فاطمی پڑھنی چاہیے۔

یہ صبح شام کا ذکر ہے، ذکر کے فضائل آپ نے پڑھ لیے وہ اسی لئے ہیں کہ ہم ان کا معمول بنائیں اور ایک ذکر چلتے پھرتے ہونا چاہیے، جس کی فضیلت بھی آپ پڑھ چکے ہیں، چلتے پھرتے تین ذکر سب سے اعلیٰ ہیں۔

ایک قرآنِ کریم کی تلاوت جو حافظوں کے لئے آسان اور غیر حافظوں کے لئے کچھ مشکل ہے، وضو ہو یا نہ ہو قرآن مجید زبانی پڑھتے رہیں،

دوسرا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور کبھی اس کے ساتھ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' بھی ملایا کریں۔

تیسرے نمبر پر درود شریف، تینوں کے فضائل وبرکات اتنے ہیں کہ بیان

www.Sukkurvi.com

سے باہر ہیں، ان کا ایسا معمول بنائیں کہ دھیان ہو یا نہ ہو، توجہ رہے یا نہ رہے خود بخود زبان سے ان کا ذکر جاری رہے، یاد رکھیں! پہلے زبان ذاکر ہوتی ہے، پھر عادی ہوتی ہے، اس کے بعد دل ذاکر ہوتا ہے اور جب زبان اور دل دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہو جاتے ہیں تو پھر آدمی کو ذکر کا اعلیٰ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ سب مذکورہ اعمال نوافل کے درجے میں ہیں، لیکن ان کا اجر وثواب اور بہت زیادہ فوائد ہیں۔

(۵)... جمعہ کے معمولات ادا کرنا

(الف) ... کثرت سے درود شریف پڑھنا

جمعرات کی شام سے جمعہ کی شام تک کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے، کثرت کے بارے میں تین قول ہیں ادنیٰ درجہ تین سو مرتبہ، درمیانہ درجہ ایک ہزار مرتبہ اور اعلیٰ مرتبہ تین ہزار مرتبہ، لہٰذا جمعرات کی شام سے جمعہ کی شام تک اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھتے رہیں یہاں تک کہ غروب ہونے تک تین ہزار پورے ہو جائیں، احادیث میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی تاکید، ترغیب اور بڑی فضیلت آئی ہے نیز جمعہ کے دن عصر کے بعد اسّی (۸۰) مرتبہ وہ درود شریف جو مشہور ومعروف ہے، اس کا بھی معمول ہونا چاہیے۔ اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا

(ب) ... سورۂ کہف پڑھنا۔

یعنی جمعہ کے دن چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت ایک مرتبہ سورۂ کہف پڑھنا۔

(ج) ... صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا لیکن افضل یہ ہے کہ صلوٰۃ التسبیح جمعہ کے دن زوال کے بعد پڑھی جائے، کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے جن کو حضور ﷺ نے یہ خاص تحفہ عطا فرمایا تھا اور ان کے طفیل ہمیں ملا، لہٰذا جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے، اس لئے زوال کے بعد پڑھ لیا کریں، لیکن اگر کسی کو زوال کے بعد موقعہ نہ ملے تو پہلے یا بعد میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(د) ... جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آنا۔

سب سے اہم معمول یہ ہے کہ اذانِ اوّل سے پہلے پہلے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے پہلے مسجد میں آنے کی کوشش کریں اور صفِ اوّل میں بیٹھنے اور عبادت کرنے کا اہتمام کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معمول

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جو صحابۂ کرامؓ میں سے سب سے زیادہ فقیہ ہیں ان کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے، جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچے اور اندر دیکھا تو تین آدمی ان سے

www.Sukkurvi.com

پہلے مسجد میں آ چکے تھے، حضرت نے ان کو دیکھ کر ایک سرد آہ کھینچی اور فرمایا کہ خیر چوتھا بھی زیادہ دور نہیں، ایک شاگران کے ساتھ تھا اس نے عرض کیا کہ آج میں نے آپ کا ایسا عمل دیکھا اور ایسی بات سنی ہے جو آج سے پہلے میں نے نہ وہ بات دیکھی اور نہ سنی، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی وضاحت فرمادیں ایک تو آپ نے آہ کیوں کھینچی اور دوسرا آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ چوتھا بھی کچھ زیادہ دور نہیں ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ معمول بنایا ہوا ہے اور میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ جب میں جمعہ کی نماز پڑھنے جاؤں تو سب سے پہلے میں مسجد میں داخل ہوں، مجھ سے پہلے کوئی بھی نمازِ جمعہ کے لئے نہ آیا ہو، الحمد للہ میں اس معمول پر قائم تھا، آج میں نے دیکھا کہ تین آدمی مجھ سے پہلے مسجد میں آ چکے تو مجھے اپنے معمول کے ٹوٹنے پر افسوس ہوا، اس لئے میں نے آہ کھینچی، اس کے بعد میں نے جو یہ کہا کہ ''خیر چوتھا بھی کچھ دور نہیں'' تو اس کا ایک پسِ منظر ہے اور وہ یہ کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے سنا ہے کہ جنت کے اندر میدانِ مزید میں اہلِ جنت کو اللہ جل شانہ کی زیارت نصیب ہوگی اور وہ جنت میں اس وقت ہوا کرے گی جس وقت دنیا میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، وہاں رات دن تو نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو اس کا ایک اندازہ عطا فرمائیں گے جس سے ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جس میں ہم دنیا میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے، اس وقت سب جنتی میدانِ مزید میں اللہ جلّ شانہ کی زیارت کیا کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے، آمین۔

www.Sukkurvi.com

حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ جو آدمی جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے سب سے پہلے مسجد میں جائے گا وہ میدانِ مزید میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کے لئے سب سے آگے بیٹھے گا اور جو جتنا دیر سے آئے گا اتنا ہی دور بیٹھے گا۔ جب سے میں نے حضور ﷺ کی یہ بات سنی تھی تو میں نے یہ معمول بنایا ہوا تھا کہ میں سب سے پہلے آگے جا کر صفِ اوّل میں بیٹھتا تھا، آج تین آدمی مجھ سے پہلے پہنچ گئے تو مجھے افسوس ہوا کہ میں پیچھے رہ گیا، لیکن پھر میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ چوتھا بھی زیادہ دور نہیں ہے۔

حضرت نے اپنی مذکورہ بات کا یہ پسِ منظر بتایا، اس کی روشنی میں اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ ہم نے اتنی بڑی دولت کو اپنی غفلت کی وجہ سے ضائع کیا ہوا ہے، اس کو ضائع کرنے سے بچائیں اور آئندہ اس بات کی عادت ڈالیں جیسا کہ ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا کہ ہمیشہ وہ جمعہ کی نماز کے لئے صبح سویرے مسجد میں جایا کرتے تھے اور وہاں جا کر عبادت میں مشغول ہوا کرتے تھے، ہماری بھی یہی کوشش ہونی چاہئے، اور کم از کم اذانِ اول سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ جائیں، کیونکہ اذانِ ثانی تو خطبے کے شروع میں ہوتی ہے اور جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو آنے والے کو اجر و ثواب نہیں ملتا، کیونکہ ملائکہ رجسٹر بند کر کے مسجد میں جا کر خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔

ہماری عام کوتاہی

ہم میں سب سے زیادہ کوتاہی نمازِ جمعہ میں دیر سے آنے کی ہے، جلدی

جانے والے بہت کم ہیں، جیسے عوام دیر سے جاتی ہے ایسے ہی اکثر علما اور طلبہ بھی دیر سے جاتے ہیں، جس دن کسی کو جمعہ پڑھانا ہو تو اس دن وہ سب سے پہلے جائیں گے اور اگر جمعہ نہ پڑھانا ہو تو پھر عموماً ایسے لوگ آخری صف میں ہوتے ہیں، بعض لوگ نماز کے لئے اس وقت آتے ہیں جب خطبہ شروع ہو جاتا ہے، یہ بہت بڑی کوتاہی ہے جو عام طور پر ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذانِ اوّل کے بعد جمعہ کی تیاری کی تو گنجائش ہے، لیکن دنیا کا کوئی اور کام جائز نہیں، یہاں تک کہ اپنے کمرے میں رہ کر ذکر و تلاوت اور تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں، جب کہ ہماری عام عادت یہ ہے کہ ہم جلدی مسجد میں نہیں جاتے، بلکہ دیر سے جاتے ہیں۔ اس کوتاہی سے بچنا چاہیے۔

(۶) ... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا

گناہوں کا بھی ایک بہت بڑا باب ہے جس میں ہم اکثر مبتلا رہتے ہیں، ظاہری گناہوں میں بھی مبتلا اور باطنی گناہوں میں بھی، یہاں تک کہ دورِ حاضر کے جو فتنے ہیں جس میں ٹی وی دیکھنے کی لعنت، فیس بک کی لعنت، سوشل میڈیا اور موبائل کا غلط استعمال، جیسے انٹرنیٹ کے ذریعے فلمیں دیکھنا، گانے سننا اور ننگی تصویریں دیکھنا، اس میں ہمارے بعض نوجوان طلبہ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں، یہ دورِ حاضر کے بدترین فتنے ہیں، یہ دین اور ایمان کو غارت کرنے والے ہیں، جنسی خواہش اللہ پاک نے ہر شخص میں رکھی ہے، لیکن سارا قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ عفت اور پاکدامنی کے درس سے بھرے ہوئے ہیں، اسی لئے ہماری نظر،

www.Sukkurvi.com

کان، زبان، دماغ اور سارا جسم ان گناہوں سے بھی پاک ہونا چاہیے، عفیف اور پاکدامن رہنا چاہیے، لہٰذا موبائل کے غلط استعمال سے بچنا ضروری ہے، اس سے اپنی آنکھیں کو گندی کرنے سے، اپنے دماغ کو خراب کرنے سے اور اپنے دل کو گندا کرنے سے بچانا ضروری ہے، یاد رکھیں کہ اس سے انسان کے دل میں نیک کام کرنے کا جذبہ نہیں رہتا، اس سے انسان کا باطن اور دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر گناہ بہت اچھے لگتے ہیں اور اس کے بغیر انسان کو چین نہیں آتا، دن رات قرآن شریف، احادیث اور علومِ شرعیہ پڑھتے ہوئے بھی آدمی جنسی گناہوں میں مبتلا رہتا ہے اور قال اللّٰہ و قال الرسول جو انسان کی کایا پلٹنے والے ہیں، ان کا بھی اثر نہیں ہوتا، لہٰذا اس گناہ سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اپنی نظر، کان، دماغ اور زبان کو اِن گناہوں سے پاک رکھیں تاکہ دل میں نیک عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو، اس لیے اِن گناہوں سے بچنے کے لئے ان سے بچنے کا طریقہ اختیار کریں، طریقہ یہ ہے کہ دو کام کریں۔

(۷) ... کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرنا

(الف) ... اصل یہ ہے کہ کسی متبع سنت اللہ والے کی صحبت اختیار کریں جو ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے، صحابۂ کرام حضور ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "ہم نے حضور ﷺ سے علم اور عمل دونوں سیکھے" حضور ﷺ کے زمانے میں صحابہؓ نے حضور ﷺ سے اور صحابہؓ سے، تابعینؒ نے، تبع

www.Sukkurivi.com

تابعینؒ نے تبع تابعینؒ سے، تبع تابعینؒ کے بعد کے مجتہدینؒ نے ان سے علم اور عمل سیکھا، اس طرح سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے یہاں تک کہ دارالعلوم دیوبند کے قرنِ اوّل میں بھی یہی صورتِ حال تھی کہ اس وقت جو اساتذۂ کرام تھے وہ ایک طرف علم کا پہاڑ تھے اور دوسری طرف اپنے وقت کے عطار، رومی، جنید بغدادی، شبلی اور ذوالنون مصری تھے، دن میں احادیث پڑھاتے تھے اور رات کو وہ بھی اور ان کے طلبہ بھی مصلّوں پر کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض و مناجات کرتے رہتے تھے، جیسے صحابۂ کرام کی شان میں یہ شعر ہے۔

جو دن کے تھے مجاہد شب کے راہب
ان ہی شب زندہ داروں کی زمین ہے

ایسے ہی ہمارے اسلاف اور اکابر بھی تھے، ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ''ایک عرصے سے ہمارے مدرسوں میں زوال آ گیا ہے، پڑھنا پڑھانا تو کچھ باقی رہ گیا ہے، لیکن عمل رخصت ہو گیا ہے'' جب عمل نہیں ہوتا تو علم بھی صحیح معنیٰ میں نہیں آتا، ہمارے طلبہ پڑھتے تو ہیں لیکن ان میں باعمل بہت کم ہیں، حالانکہ زیادہ ضرورت عمل کی ہے، کیونکہ علم مقصودِ اصلی نہیں ہے، یہ اسباب وذرائع میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری یہ مقاصد میں سے ہے، یہ ایسا ہے جیسے ہم پوری رات علم حاصل کریں اور فجر کی نماز نہ پڑھیں، تو یہ اِس مشہور شعر کا مصداق ہے۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
پر قلب پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

www.Sukkurvi.com

کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم نے رات دن حدیثیں پڑھیں لیکن حال یہ ہے کہ ہم ابھی تک نماز کے عادی نہیں بن سکے اور ابھی تک گناہوں کو نہ چھوڑا، تو اصل طریقہ یہ ہے کہ کسی متبعِ سنت اللہ والے کی صحبت اختیار کی جائے، کیونکہ جیسے علم استاد سے آتا ہے ایسے ہی عمل بھی استاد سے آتا ہے پہلے دونوں کام ایک ہی استاد سکھایا کرتے تھے، اب کہیں دونوں ایک ساتھ ہیں اور کہیں الگ الگ بھی ہیں، لہٰذا جس طریقے سے ہم درسگاہ میں علم حاصل کرتے ہیں ایسے ہی کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کر کے عمل کرنا سیکھیں، جب ہم کسی اللہ والی کی صحبت اختیار کریں گے تو وہ دل کی سیاہی دور کرے گا اور اس کی صحبت اور دعاؤں کی برکت سے دل کا میل اور دل کی سیاہی دور ہوگی، جب دل کی سیاہی دور ہوگی تو نیک کاموں کا جذبہ پیدا ہوگا اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا شوق، اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی اور آخرت کی فکر پیدا ہوگی، یہ ہے اصل چیز، اس کے بغیر عمل نہیں آسکتا، باتوں سے عمل نہیں آتا، جیسا کہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے علم دین حاصل کرنے سے ہمیں علمِ تقویٰ تو آگیا مگر تقویٰ نہیں آیا، کیونکہ تقویٰ اہلِ تقویٰ کی صحبت اختیار کرنے سے آتا ہے۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرنے کے لئے کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔

(ب) ... اس کے لئے مزید جن چار باتوں کی ضرورت ہے اور وہ اس میں ہماری معین و مددگار ہیں، وہ یہ ہیں:۔

بزرگوں کے مواعظ کا مطالعہ

(الف) ... پہلی معاون چیز یہ ہے کہ بزرگوں کے مواعظ کا مطالعہ

www.Sukkur.com

کریں، ہمارے لئے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ آسانی سے دستیاب ہیں اور وہ اصلاحِ باطن کے لئے تیر بہدف بھی ہیں لہٰذا جتنا ہو سکے ان کا ذخیرہ اپنے ساتھ لے کر جائیں، اس کے علاوہ سیدی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے اصلاحی خطبات اور اصلاحی مجالس بھی نہایت نافع اور مفید ہیں، ان کو اپنے ساتھ ضرور سے لے کر جائیں اور ان کا مطالعہ کریں اور بیان بھی کریں!

بزرگوں کے ملفوظات کا مطالعہ

(ب) ... دوسری معاون چیز یہ ہے کہ بزرگوں کے ملفوظات کا مطالعہ کریں، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات الحمد للہ بکثرت موجود ہیں، ان کے ملفوظات کی بارہ جلدیں موجود ہیں، ان ملفوظات میں حضرت باطن کے عیوب پر پوری توجہ فرماتے ہیں جس سے ہمیں اپنے عیوب کا علم ہوگا اور ان کو دور کرنے کی طرف توجہ ہوگی، ورنہ ہمیں یہ خوش فہمی ہوگی کہ ہمارے اندر کیا خرابی ہے اور ہم میں کیا کمی ہے، ہم تو مولانا بن گئے، لہٰذا ضروری ہے کہ آدمی کو اپنے عیوب معلوم ہوں، اس کے لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بہت مؤثر ہیں، ہمارے دارالعلوم کے اساتذہ بھی پندرہ دن میں ایک دفعہ دارالقرآن میں جمع ہوتے ہیں اور وہاں اپنی اصلاح کے لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پڑھتے ہیں، جب آپ کے اساتذہ یہ کام کرتے ہیں تو آپ اس سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟

www.Sukkurvi.com

لہٰذا آپ کہیں بھی رہیں حضرت کے ملفوظات مطالعے میں رکھیں، اس طرح ملفوظات و مواعظ کے مطالعہ سے ایک طرف مواعظ کا مطالعہ ہوگا، علم بھی آئے گا اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا، اصلاح بھی ہوگی اور اپنے عیوب بھی معلوم ہوں گے اور جتنی جلد اپنے عیوب معلوم ہوں گے اُتنی جلدی اصلاح ہوگی، جب تک عیوب معلوم نہیں ہوں گے اس وقت تک اصلاح نہیں ہوگی، ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ظفر بادشاہ کا یہ شعر سنایا کرتے تھے۔

تھے جو اپنے عیوب سے بے خبر، رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے عیوب پہ جو نظر، تو جہاں میں کوئی بُرا نہ رہا

ہمارا حال بھی آج کل یہی ہے کہ دوسروں کے عیوب نظر آتے ہیں اپنے عیب نظر نہیں آتے، لیکن اگر اپنے عیوب پر غور کریں گے تو پھر سارے لوگ فرشتے نظر آئیں گے اور آدمی کو سب سے زیادہ گندا آپا معلوم ہوگا کہ میں سب سے زیادہ گندا، عیب دار، گنہگار اور خطا کار ہوں، جس دن یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی اس دن انسان عمل کے راستے پر چل پڑے گا، ورنہ انسان بعض مرتبہ حب جاہ میں مبتلا رہتا ہے، تو کسی اللہ والے کی صحبت کے ساتھ ساتھ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات و مواعظ اپنے معمول میں رکھیں اور حضرت شیخ مد ظلہم کے خطبات بھی ساتھ رکھیں۔

(ج) ... بزرگوں کی حکایات و واقعات کا مطالعہ

تیسری معاون چیز یہ ہے کہ بزرگوں کی حکایات و واقعات کا مطالعہ کیا

www.Sukkurvi.com

کریں، ہمارے سارے اکابر کی حکایات کی کتابیں موجود ہیں، ان کی زندگی میں جو اہم اہم واقعات پیش آئے موجود ہیں، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، آئمہ مجتہدینؒ اور اکابرین علمائے دیوبند کے سب واقعات محفوظ ہیں اور عموماً حکایات کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے بھی انسان کے دل میں عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔

(د) اکابر کی سوانح حیات کا مطالعہ

چوتھی معاون چیز اپنے اکابر کی سوانح حیات ہیں، متاخرین سے لیکر متقدمین تک کی سوانح موجود ہیں، خاص طور پر علمائے دیوبند کی سوانح حیات مشہور و معروف ہیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات موجود ہیں، ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر مشتمل مفتی اعظم نمبر موجود ہے، حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا عارفی نمبر موجود ہے، تو اپنے بزرگوں کے حالات پڑھنے سے آدمی کے سامنے اُن کی زندگی کا نقشہ آجاتا ہے اور پتا چلتا ہے کہ انہوں نے دنیا میں زندگی کیسے گزاری اور وہ دنیا میں کیسے کامیاب ہوئے، تو کامیاب لوگوں کی زندگیاں سامنے رکھنے سے آدمی کامیابی کے راستے پر چلتا ہے بہرحال ان چار چیزوں سے آدمی کو اپنی اصلاح اور تعلق مع اللہ حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

www.Sukkurvi.com

(۵) ... تبلیغی جماعت بھی اصلاح کا ذریعہ ہے

اصل چیز ہے کسی متبع سنت کی صحبت میں رہنا، اس کا ایک متبادل اور بھی ہے جو من وجہ مفید ہے اور من وجہ مفید نہیں، اور وہ ہے تبلیغی جماعت میں وقت لگانا، تبلیغی جماعت ہمارے بزرگوں کی جماعت ہے اور الحمدللہ اس میں اخلاص ہے اور اخلاص کی وجہ سے یہ جماعت ساری دنیا میں الحمدللہ کام کر رہی ہے جیسے ساری دنیا میں الحمدللہ ہمارے مدارس قائم ہیں اور جگہ جگہ ان مدارس کے ذریعے علومِ شریعہ عام و تام ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے، اسی طرح اس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عطا فرمائی ہے اور اس جماعت میں وقت لگانے سے انسان کے اندر عمل آتا ہے، میں نے جو معمولات بتائے ہیں تبلیغی جماعت میں یہ پہلے دن سے انسان کے عمل میں آنے شروع ہو جاتے ہیں اور انسان تسبیحات کا پابند ہو جاتا ہے، اشراق اور تہجد آدمی آرام سے پڑھتا ہے، گھر میں تہجد نہیں پڑھتا، لیکن وہاں پہلے دن سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے، البتہ ایک بات سے وہاں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور وہ اعتدال پر قائم رہنا ہے، اس جماعت میں جو بھی شامل ہو اسے اعتدال پر قائم رہنا ضروری ہے، بے اعتدالی اور غلو ہر جگہ نقصان دہ ہے، چاہے تعلیم و تعلم میں ہو یا جہاد و تبلیغ میں، ہر جگہ مذموم ہے اور اعتدال ہر جگہ مطلوب ہے، اور صراطِ مستقیم اعتدال کا نام ہے، لہٰذا جماعت کا جو اچھا فائدہ ہے وہ لے لیں اور جہاں بے اعتدالی نظر آئے جو بعض جاہلوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے، کم از کم اہلِ علم کا

www.Sukkurvi.com

فریضہ ہے کہ وہ بے اعتدالی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

(۸) ... مسائل نہ بتانا

دورۂ حدیث سے فارغ ہونے کے بعد یہ بات ذہن میں بٹھالیں کہ آپ فقہی مسائل بتانے کے لائق، اور اھل نہیں ہیں کیونکہ مسائل بتانا ایک مستقل اور الگ فن ہے جس کو افتاء کہتے ہیں اور افتاء کے لئے خاص استعداد اور صلاحیت کی ضرورت ہے، ابھی آپ نے اکثر علوم شرعیہ پڑھے ہیں، فتویٰ کی ایک کتاب بھی نہیں پڑھی، آپ کہیں گے ہم نے قدوری، کنز، شرحِ وقایہ اور ہدایہ پڑھ لی ہے تو ان میں ہدایہ بلاشبہ فتویٰ کی کتاب ہے، لیکن اس سے نیچے کی جو کتابیں ہیں وہ ایجاز اور اختصار کی وجہ سے فتویٰ کی کتابیں نہیں ہیں، ان کی ہر عبارت میں بعض مرتبہ بہت تفصیل ہوتی ہے جس کی وجہ سے آپ صحیح مسئلہ نہیں بتا سکتے،

لہٰذا اگر آپ سے کوئی مسئلہ پوچھے اور آپ کو واقعۃً وہ مسئلہ ازبر ہو اور تمام حدود و قیود کے ساتھ صحیح یاد ہو تو بتا سکتے ہیں، ورنہ عام طور پر دورۂ حدیث کے طلبہ صحیح مسئلہ نہیں بتا سکتے، اس لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ دارالافتاء میں جا کر پوچھ لیں، اس کے بعد مسئلہ بتائیں یا کوئی ایسا مسئلہ ہے جو معمولی اور آسان ہے تو بہشتی زیور میں دیکھ لیں، بہشتی زیور فتوے کی ایسی مستند کتاب ہے جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں تقریباً ساٹھ سال تک چھپتی رہی ہے اور علماء کی

www.Sukkurvi.com

طرف سے اس کے مسائل پر اعتراضات ہوتے رہے ہیں اور حضرت کی طرف سے ان کے جوابات دیئے جاتے رہے ہیں، وہ سوال جواب بھی اس میں چھپے ہوئے ہیں، کسی مصنفؒ کی زندگی میں ساٹھ سال تک کسی کتاب کا رہنا معمولی بات نہیں ہے، اس لئے یہ بڑی مستند کتاب ہے، لیکن اس میں بھی بعض مسائل ایسے ہیں جو زمانے کے حالات بدلنے سے ان کے حکم میں کچھ تبدیلی آ گئی ہے، البتہ بیشتر مسائل بالکل درست اور مفتیٰ بہ ہیں، لہٰذا اس میں دیکھ کر مسئلہ بتا سکتے ہیں، لیکن اپنی عقل اور اندازے سے قطعاً کوئی مسئلہ نہ بتائیں، بعض طلباء میں مرض ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم مولانا بن گئے اس کی وجہ سے اگر ہم سے کوئی مسئلہ پوچھے اور ہم کہیں کہ ہمیں یہ مسئلہ معلوم نہیں ہے تو لوگ ہمیں عالم نہیں سمجھیں گے، حالانکہ ''لا ادری'' کہنا بھی عالم ہونے کی دلیل ہے، اور ہر حال میں ''اعلم'' کہنا صحیح نہیں ہے، لہٰذا جب مسئلہ صحیح معلوم ہو تو بتا دیں، ورنہ کہہ دیں کہ مجھے مسئلہ معلوم نہیں ہے، میں پوچھ کر یا دیکھ کر بتاؤں گا۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ جو طالب علم کسی مدرسے کا عالم و فاضل ہوتا اس کے بارے میں یہ بات طے ہوتی تھی کہ یہ عمل میں چاہے کچا یا کمزور ہو، مگر مسئلہ کبھی غلط نہیں بتائے گا، جھوٹ کبھی نہیں بولے گا یہ بات پہلے زمانے کے طالب علموں کے متعلق مشہور تھی اب یہ دونوں باتیں تقریباً ختم ہو گئی ہیں، بعض طلباء غلط مسئلہ بھی بتا دیتے ہیں اور جھوٹ بھی بول دیتے ہیں، ان دونوں باتوں سے بچیں!

www.Sukkurvi.com

(۹) ... کسی ایک فن میں تخصّص کرنا

یہ زمانہ تخصُّصات کا ہے، لہٰذا جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے اس میں پوری استعداد پیدا کریں اور پھر کسی ایک فن مثلاً حدیث یا فقہ تفسیر یا دعوۃ وتبلیغ وغیرہ میں تخصُّص کرلیں، ہمارے اکابر کے نزدیک تخصُّص فی الفقہ سب سے اہم ہے، اس لئے کہ اس سے دورِ حاضر کے مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل بیان کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، جس کی خود کو بھی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی سخت ضرورت ہے اور اس زمانے میں نئے نئے مسائل سامنے آرہے ہیں جس کی وجہ سے اہلِ علم میں ایسی صلاحیت کا ہونا بے حد ضروری ہے جس سے وہ اپنے دور کے مسائل کو سمجھیں اور صحیح سمجھ کر ان کا حکم بیان کرسکیں، اس لئے تخصُّص فی الفقہ بہت اہم ہے، کیونکہ اس سے ایسے مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے لیکن بعض مدارس میں یہ تخصُّص ناکام ہوتا ہے جو مفید نہیں لیکن نہ ہونے سے بہتر ہے بشرطیکہ وہاں کے علماء اور اساتذہ صحیح مزاج ومذاق کے حامل ہوں، ورنہ ہرکس وناقص سے علم حاصل کرنا بعض دفعہ بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہوتا ہے۔

(۱۰) ... ہمیشہ حلال کمانا

ہمیشہ حلال کمانے اور استعمال کرنے کا اہتمام کریں، جہاں بھی رہیں، حلال روزی کمائیں اور جہاں تک ہوسکے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائیں، لیکن اگر کہیں دین کی خدمت کرنے کا موقع مل جائے اور کچھ بقدرِ

ضرورت تنخواہ بھی مل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، فتویٰ کی رو سے بالکل جائز ہے، بہرحال دین کی خدمت کر کے پیسے لینا، جیسے تدریس، افتاء اور امامت وخطابت کے پیسے لینا فتوے کی رو سے جائز ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی کو حلال مال عطا فرمائیں اور وہ یہ کام فی سبیل اللہ کرے تو یہ اعلیٰ درجہ ہے، لیکن اگر کسی کو اجرت پر یہ کام کرنے کا موقع ملے تو بھی بلا کراہت جائز ہے، لیکن اگر کسی کو یہ بھی موقع نہ ملے تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے معاش کے جو حلال اسباب پیدا فرمائے ہیں انہیں اختیار کرے۔

دین پر قائم رہیں

ان کو اختیار کرنے میں اتنا خیال رکھے کہ دین پر قائم رہے، عموماً یہ ہوتا ہے کہ کوئی تجارت میں لگ جاتا ہے، کوئی زراعت میں اور کوئی ملازمت میں لگ جاتا ہے، ملازمت میں عام طور پر اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عربی ٹیچر بن جاتے ہیں تو یہ بھی دین کے کام کرنے کے مواقع ہیں، لیکن وہاں جا کر ان جیسا ہونا، یہ ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ عام طور پر وہاں جا کر بعض فضلاء داڑھی منڈوا لیتے ہیں، پینٹ پتلون پہن لیتے ہیں، انگریزی بال رکھ لیتے ہیں، شلوار ٹخنے سے نیچے آ جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے ملازمت کا حق ادا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے، حالانکہ دین اس لئے نہیں پڑھا اور پڑھایا گیا کہ آپ اس پر عمل نہ کریں، لہٰذا ایسی جگہوں پر سوچ سمجھ کر جانا چاہئے اور اس نیت سے جائیں کہ وہاں دین پھیلائیں گے اور دین کی خدمت کریں گے، لیکن

www.sukkurvi.com

اس کے لئے ضروری ہے کہ خود دین کے پابند رہیں، اگر وہاں جا کر ان جیسے ہو گئے تو پھر دین پڑھنے کے بجائے اس سے فائدہ اٹھانے کے نقصان کر لیا۔ اسمیں دین اور علماءِ دین کی بھی بدنامی ہے جو الگ نقصان ہے۔

(۱۱) ... دنیا کی محبت نہ رکھنا

آج کل بینکوں میں کچھ غیر سودی بینک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وجود میں آ گئے ہیں اور انشورنس کی جگہ تکافل وجود میں آ گیا ہے تو وہاں شرعی ایڈوائزر وغیرہ ہونے سے بڑی بڑی تنخواہیں اور سہولتیں ملتی ہیں، یہ پرخطر راستہ ہے، اس لئے کہ وہاں دین کی خدمت کا موقع بھی ہے اور مال دولت کی فراوانی بھی ہے، دنیا جب آتی ہے تو اپنے لوازمات کے ساتھ آتی ہے، اس کے لوازمات میں سے حبِ دنیا کا غالب ہونا، آخرت سے غافل ہونا اور اعمال میں کوتاہی کرنا بھی ہے جو خسر الدنیا و الآخرہ کا مصداق ہے، ہمارے بعض طلبہ میں یہ رجحان بھی تیزی سے پرورش پا رہا ہے کہ عالم بن کر تخصص کریں اور پھر اس کے بعد کسی غیر سودی بنک میں شرعی ایڈوائزر بنیں تا کہ خوب مال و دولت کمائیں اور عیش کریں تو یہ خطرناک راستہ ہے، اس نیت سے وہاں نہیں جانا چاہئے، وہاں اس نیت سے جانا چاہئے کہ دورِ حاضر میں پوری دنیا سودی نظام میں جکڑی ہوئی ہے، اُس کو شکست دے کر اسلامی طریقے کے مطابق بینکنگ کو فروغ دینا اور اسلام کے مطابق سود سے پاک معیشت قائم کرنا ہے، انشورنس کے بجائے تکافل جو اسلامی بنیادوں پر قائم ہے، اس کو صحیح طریقے سے

www.Sukkurvi.com

کرنا ہے یہ دورِ حاضر کا بہت بڑا چیلنج ہے اور بہت اہم کام ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان باعمل رہے اور دنیا کا طالب نہ رہے۔

دنیا کی محبت ساری برائیوں کی جڑ ہے، اسی لئے کسی متبعِ سنت اللہ والے سے تعلق جوڑیں یا جماعت کے ساتھ وقت لگاتے رہیں اس سے دنیا کی محبت کچھ نہ کچھ مغلوب رہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ایمان محفوظ رہے گا ورنہ ڈھیرے ڈھیرے اس دنیا کی محبت کے دریا میں بہہ جائیں گے۔ آج میں نے آپ کو یہ باتیں صاف صاف کہہ دیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حبِ دنیا اور ظاہر و باطن کے دیگر تمام فتنوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، راہِ مستقیم اور جوراہِ اعتدال ہے اس پر قائم رہنے اور اپنے اکابرؒ کے نقشِ قدم پر جمنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

(۱۲) ... مرکز سے جڑے رہنا

آخری بات میں یہ ہے کہ اپنے اساتذہ اور اکابر سے تعلق رکھنا چاہئے، دارالعلوم سے جانے کے بعد بھی ہر فاضل کو مرکز سے مربوط رہنا چاہئے، اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دارالعلوم کا ماہنامہ البلاغ آپ کو جاری کرنا چاہئے جس کی وجہ سے آپ مرکز سے وابستہ رہیں گے اور یہاں آپ کے اساتذہ کرام کی جو اصلاحی مجالس ہوتی ہیں، وہ اب الحمد للہ انٹرنیٹ پر بھی نشر ہوتی ہیں، جو ہر جگہ سنی جاسکتی ہیں، آپ جہاں بھی رہیں اِن مجالس سے استفادہ حاصل کریں، سیدی حضرت شیخ دامت برکاتہم کی اتوار کی مجلس کا آپ کہیں بھی ہوں، ناغہ نہ کریں،

www.Sukkurvi.com

جہاں بھی ہوں آپ یہ مجلس ضرور سنیں، اگر کسی وجہ سے حضرت بیان نہ کرسکیں تو ان کے باقی بیانات انٹرنیٹ پر موجود ہیں ان میں سے کسی بیان سے استفادہ کریں، اس طرح بھی آپ اپنے مرکز سے وابستہ رہیں گے، آپ کو علم ہوتا رہے گا کہ مرکز میں کیا ہورہا ہے، اسی طرح اپنے اساتذۂ کرام سے ملتے جلتے رہیں، ان کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرتے رہیں اور ان سے اس نیت سے تعلق رکھیں کہ ہم نے یہاں ان سے پڑھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے علوم وفیوض سے مالا مال فرمائے، آمین۔

یہ چند باتیں میرے ذہن میں تھیں جو میں نے عرض کردیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے اور آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰ رشوال ۱۴۳۸ھ

مطابق

۱۵ر جولائی ۲۰۱۷ء

www.Sukkurvi.com

یادداشت

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

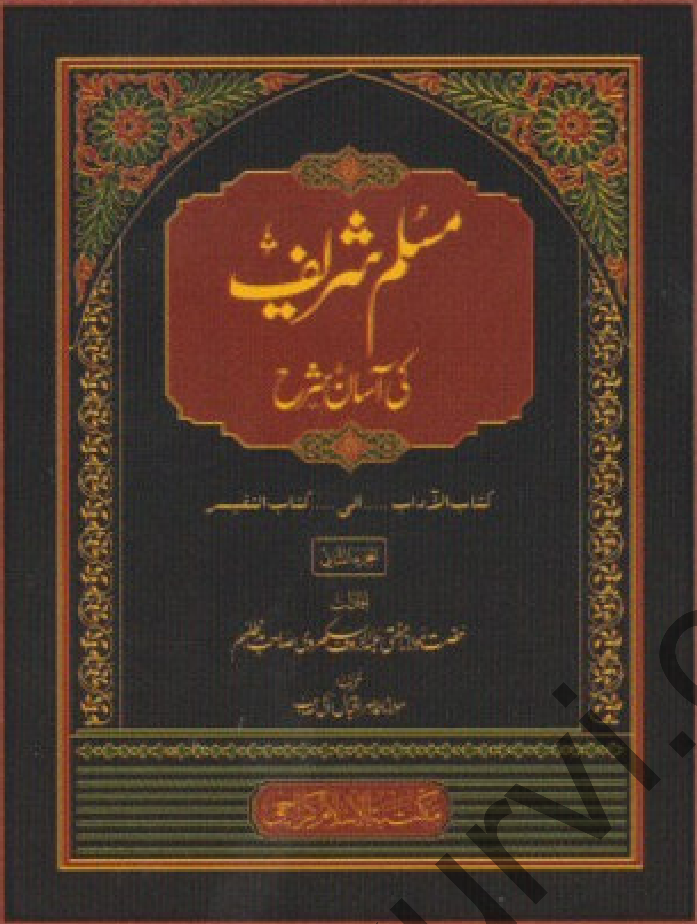

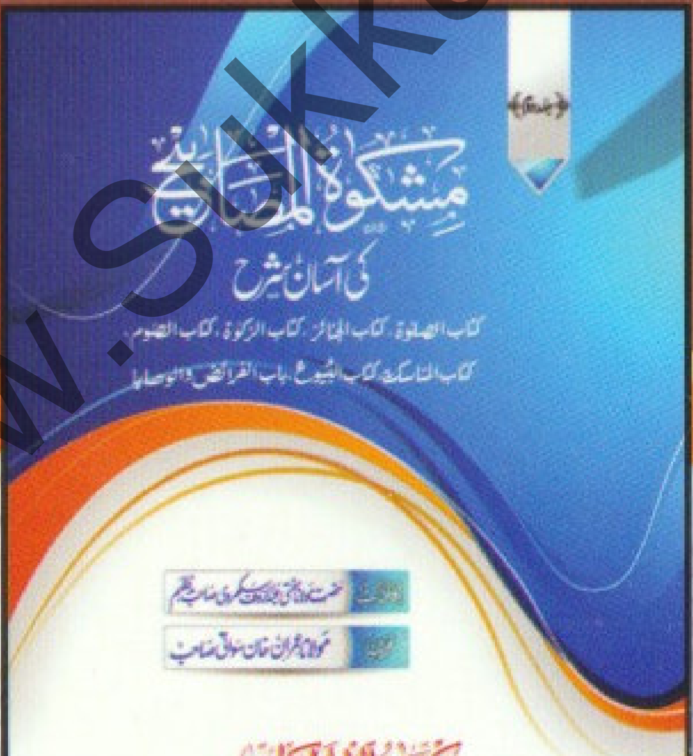

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com